

**OPEN ACCESS****ABHATH**

(Research Journal of Islamic Studies)

**Published by:** *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932

ISSN (Online) : 2521-067X

*October-December-2022**Vol: 7, Issue: 28*Email: [abhaath@lgu.edu.pk](mailto:abhaath@lgu.edu.pk)OJS: <https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index>

## اسلامی بینکاری کو درپیش مسائل اور ان کا حل

### Problems faced by Islamic Banking and Their Solution

**Muhammad Azhar Abbasi**

Lecturer &amp; PhD Scholar, Minhaj University Lahore:

maabbasi7865@gamil.com

**Muhammad Mumtaz ul Hassan**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore:

drmumtaz365@gmail.com

#### Abstract

The practical difficulties in the implementation of Islamic rules and regulations in modern times are mostly faced in the field of law, trade and finance. If a person wants to make a transaction, it is necessary for him to establish a relationship with the bank. The involvement of the bank has increased in our lives that cannot be ignored. Interest is an integral part of the traditional banking system which had a negative impact on the economic system in every age. For the past few decades, the biggest challenge for the Muslim world has been to reform various financial institutions including Islamic Bank in order to bring them in line with Islamic law. This research paper aims to identify the nature, causes and conditions of problems faced by Islamic banking system and their solutions. The Analytical research methodology has been adopted in this study with qualitative approach. The study perceives that the causes and conditions of the subject matter will be helpful for contemporary scholars in order to meet the challenges of Islamic banking. This article defines Islamic banking system and its main duties then the problems faced by Islamic banking system and their solutions have been presented.

**Keywords:** Islamic Banking System, Problems, Solutions

اسلام دین فطرت اور کامل ضابطہ حیات ہے جو تمام اہل ایمان کو بالخصوص اور تمام انسانوں کو بالعموم ایسا مربوط، منظم اور فطرت سے ہم آہنگ نظام حیات عطا کرتا ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات جیسے اعتقادات، عبادات، معاملات، منکحات اور تعزیرات وغیرہ کے بارے میں کلیات سے لے کر جزئیات تک رہنمائی موجود ہے۔ ان میں تجارت و مالیات انسانی زندگی کا وہ اہم شعبہ ہے جس سے انسانوں کو سب سے زیادہ سابقہ پڑتا ہے اور اسی پر مرور زمانہ کے سب سے زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دور جدید میں اسلامی احکام و قوانین کے نفاذ میں جو عملی مشکلات ہیں وہ زیادہ تر قانون تجارت و مالیات کے شعبہ میں پیش آرہی ہیں۔ بینک اس تجارتی شعبے کا ایک اہم ادارہ ہے انفرادی و اجتماعی، قومی یا پھر بین الاقوامی سطح پر کوئی بھی شخص اگر لین دین کرنا چاہے تو اس کے لیے بینک سے تعلق قائم کرنا لازم و ملزوم ہے یہی وجہ ہے کہ بینک کا عمل دخل ہماری زندگی میں اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اب اسے نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے۔ گزشتہ چند عشروں سے مختلف مالیاتی اداروں کو اسلامی شریعت کے مطابق بنانے کے لیے ان میں اصلاح کرنا مسلمانان عالم کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے مقالہ ہذا میں مالیات کے اہم ادارے بینک اور بینکاری کے تعارف کے بعد اسلامی بینکاری کو درپیش مسائل اور ان کا حل پیش کیا جائے گا۔

### اسلامی بینکاری کا تعارف:

روایتی بینکاری نظام بلاشک و شبہ سود پر مبنی ہے اور سود کی حرمت و قباحت قرآن و سنت سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاحِلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾<sup>1</sup> "اللہ نے بیع (تجارت) کو حلال کیا اور سود کا حرام کیا۔"

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾<sup>2</sup>

"اے ایمان والو! دوگنا اور چوگنا کر کے سود مت کھایا کرو، اور اللہ سے ڈرا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور

سود کھلانے والے پر اور سود لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔<sup>3</sup>

Al Qur'ān:275:02

<sup>1</sup> القرآن 275:02

Al Qur'ān:130:03

<sup>2</sup> القرآن 130:03

<sup>3</sup> مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب المساقاة، باب لعن آکل الربا (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1999)، رقم الحدیث: 4093.

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے صحبت کرے“۔<sup>4</sup>

ان درج بالا آیات و احادیث سے سود کی حرمت واضح ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے روایتی بینکاری نظام کو خلاف شرع قرار دیا اور اس کا متبادل نظام یعنی اسلامی بینکاری کا نظام پیش کیا اسلامی بینکاری نظام ایک ایسا نظام ہے جو شرعی قوانین کی روشنی میں کام کرتا ہے قرآن و حدیث سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اسلامی بینکاری میں نفع کے ساتھ نقصان کے بھی احتمال ہوتا ہے اسلامی بینکاری ایک عمومی اصطلاح ہے جس میں بینکاری کی تمام خدمات اور فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں لیکن سود، غرر، قمار و میسر اور دیگر غیر اخلاقی طریقوں سے مکمل اجتناب کیا جاتا ہے ڈاکٹر عبدالرحمن یسیری اسلامی بینک کی درج ذیل تعریف کرتے ہیں:

"المصرف الاسلامی بانہ منو مسسة مصرفة تلزم فی جمیع معاملاتھا و نشاطھا الاستثماری و ادارتها لجمیع اعمالھا بالشريعة الاسلامیة و مقاصدها و كذلك باهداف المجتمع الاسلامی داخلیاً و خارجیاً"<sup>5</sup>

اسلامی بینک ایک ایسا ادارہ ہے جو اپنے تمام لین دین، سرمایہ کاری کی سرگرمیاں اور اپنی تمام سرگرمیوں کا نظم و نسق اسلامی شریعت اور اس کے مقاصد کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرتی اہداف کے تابع ادا کرتا ہے ڈاکٹر یونس مصری کے نزدیک کوئی بینک محض حرام امور کے عدم ارتکاب سے اسلامی نہیں بن جاتا بلکہ اس کے جملہ امور کا شریعت مطہرہ کی روشنی میں سرانجام دینا لازمی ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں:

"بینک فقط حرام امور کے عدم ارتکاب سے مکمل اسلامی نہیں بن جاتا بلکہ اس کے مکمل اسلامی بننے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے معاملات اپنی شرائط، ارکان اور اختیارات کے لحاظ سے بھی شریعت کے احکام کے

Muslim bin Ḥajjāj Al-Qushayri, *Al-Jāmi-al-Ṣaḥīḥ* (Beirut, Dar Al-Kutub Al-Alimah, 1999), Hadith No.: 4093.

<sup>4</sup> محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، باب الربا (المکتب الاسلامی - بیروت 1985) ص: 246

Muhammad bin Abdullah al-Khatib al-Tabrizi, *Mishkāt-ūl-Masābīh*, (Islamic Bureau - Beirut 1985), p. 246.

<sup>5</sup> عبد الرحمن یسیری، البنوک الاسلامیہ و دورھا فی اقتصادیات المغرب العربی، (جدہ دار طیبہ، 2001) ص: 130  
Abdul Rahman Yousry, *Al-banūk ul-islāmīh*, (Jeddah Da tayiba, 2001), p. 130

موافق ہوں خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی بینک وہ نہیں ہے جو صرف سود اور حرام امور سے اجتناب کرنے بلکہ اسلامی بینک وہ ہے جو ممنوعہ امور کے ساتھ شرعی احکام کی بھی پابندی کرے" -6

### اسلامی بینکاری کی ابتداء و ارتقاء:

صنعتی انقلاب کے بعد روایتی نظام بینکاری میں ترقی ہوئی یورپ و انگلستان میں نئے اور بڑے بڑے بینک معرض وجود میں آئے اور سرمایہ جمع کرنے کے نئے طریقے ایجاد ہوئے لیکن علماء اور عوام کے بڑے طبقے نے سود پر مبنی اس نظام بینکاری کو ہمیشہ مسترد کیا اس لیے مسلمان معیشت دانوں اور بینکاروں نے اس کے متبادل نظام کے لیے کوشش شروع کر دی فلپ مولینکس اور منور اقبال اسلامی بینکاری کی ابتداء کے بارے میں لکھتے ہیں

“While credit societies and cooperatives working on an interest-free basis existed in several Muslim countries even during the colonial period, the semblance of banking institutions started emerging in the early 1960s. A pioneering experiment of putting the Islamic principles governing financial dealings into practice was conducted in Mit-Ghamr, Egypt, from 1963 to 1967. Deriving inspiration from the idea of German saving banks, the Mit-Ghamr initiative mobilized small savings from the rural sector largely through savings accounts. No interest was paid to the account holders. However, as an incentive they were eligible for small short-term interest-free loans for productive purposes”.<sup>7</sup>

اگرچہ نوآبادیاتی دور میں بھی کئی مسلم ممالک میں سود سے پاک بنیادوں پر کام کرنے والے کریڈٹ سوسائٹیز اور کوآپریٹو موجود تھے بینکنگ اداروں کی جھلک 1960 کی دہائی کے اوائل میں ابھرنا شروع ہوئی۔ جب کہ اسلامی بینکاری کا پہلا تجربہ مصر میں کیا گیا جہاں مت غمربینک کا قیام عمل میں لایا گیا شروع شروع میں جو فرائض اس بینک نے سرانجام دیئے وہ یہ تھے کہ دیہی علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی اپنی چھوٹی چھوٹی رقم بچت کھاتوں (Saving Accounts) میں جمع کرواتے لیکن ان پر سود ادا نہ کیا جاتا تھا تاہم انہیں پیداواری مقاصد کے لیے بلا سود قرضہ حاصل کرنے کی سہولت میسر تھی۔ جب کہ پہلا اسلامی بینک جس کے قیام میں حکومت

<sup>6</sup> حافظ ذوالفقار علی، دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، (لاہور، ابو ہریرہ اکیڈمی 2007)، ص 112

Hafiz Zulfikar Ali, *Shari'a Ruling of Contemporary Finance*, (Lahore, Abu Huraira Academy 2007), p. 112

<sup>7</sup> Philip Molyneux and Munawar Iqbal. Banking and financial system in the Arab world, palgraue, (New York 2005). p.147

نے بذات خود دلچسپی لی وہ نصیر سوشل بینک تھا اس بینک نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز غریب و محتاج لوگوں کو غیر سودی قرضہ جات، طلباء کو وظائف اور چھوٹے منصوبہ جات میں نفع و نقصان کی شراکت پر سرمائے کی فراہمی سے کیا۔<sup>8</sup>

غیر سودی بینکاری کے آغاز کے بارے میں خلیل الرحمن لکھتے ہیں:

غیر سودی بینکاری کا پہلا تجربہ سوشل سیکورٹی بینک آف مصر کی شکل میں ہوا۔ پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس جو رباط میں منعقد کی گئی کے فیصلے کے تحت جدہ میں اسلامی سیکرٹریٹ قائم کیا گیا جس کا مقصد بلاسود بینکاری کے امکانات و مسائل پر غور کرنا تھا جس کے نتیجے میں مصری ماہرین نے قاہرہ میں 1972ء میں غیر سودی بنیادوں پر سوشل سیکورٹی بینک قائم کر دیا۔ 9 ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی لکھتے ہیں:

"غیر سودی بینکاری کا آغاز ساٹھ کی دہائی میں ہوا اور تین بینکوں نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا جن میں ایک تنونگ حاجی (Tanbunq Haji) ملائیشیا میں دوسرا بینک مت غمر (Bank Mit-Ghamr) مصر اور تیسرا غیر سودی بینک کراچی میں تھا۔"<sup>10</sup>

پاکستان میں بلاسود بینکاری کی ابتداء کے بارے میں مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"کراچی میں بلاسود بینکاری کا آغاز احمد ارشاد نے کیا جو جدید تعلیم یافتہ بینکار تھے۔"<sup>11</sup>

بیسویں صدی کا آغاز اسلامی بینکاری میں ترقی کے طور پر جاتا جاتا ہے پاکستان میں اس وقت جو بینک اسلامی بینکاری کو فروغ دے رہے ہیں ان کے بارے میں ممتاز احمد سالک لکھتے ہیں:

"اس وقت ملک میں میزان بینک لمیٹڈ، البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ، بینک اسلامی پاکستان، دینی اسلامک بینک لمیٹڈ اور برج بینک لمیٹڈ مکمل اسلامی بینک کے طور پر کام کر رہے ہیں جب کے متعدد کمرشل بینکوں نے بھی اسلامی برانچیں کھول رکھی ہیں۔"<sup>12</sup>

<sup>8</sup> Philip Molyneux and... Banking and financial system in the Arab world, 148

<sup>9</sup> خلیل الرحمن جاوید، اسلامی بینکاری کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ، (کراچی، ابن باز اکیڈمی، 2011ء)، ص 329

Khalilur Rahman Javed, *Review of Islamic Banking in the Light of Islamic Teachings*, (Karachi, Ibn-e-Baz Academy, 2011), p. 329

<sup>10</sup> Muhammad nijatullah Siddiq, survey of state of art in Islamic banking and finance IRTI, (Jeddah), 2006p 3.

<sup>11</sup> مفتی محمد تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2007ء)، ص 117

Mufti Muhammad Taqi Usmani, *islām aūr jādid māeshat o tijarat*, (Karachi, Maktaba Ma'rif al-Qur'an, 2007), p. 117

## بینک کے اہم فرائض و وظائف:

بینک کے فرائض میں سب سے اہم کام قرضوں کی تشکیل اور قرضوں کی فراہمی ہے جسے (Credit Creation) کہتے ہیں۔ قرضے وجود میں لانا اور ان کی فراہمی کرنا بینکوں کے لیے سب سے بڑے فریضے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بینک کئی طرح کے قرضے فراہم کرتا ہے جن میں پیداواری، تجارتی اور ذاتی اخراجات کے لیے صرفی قرضے بھی ہوتے ہیں۔ قرضوں کی فراہمی میں بینک کبھی طویل المیعاد اور کبھی قلیل المیعاد قرض دیتا ہے جو عموماً تین ماہ یا چھ ماہ تک کے لیے ہوتے ہیں مفتی تقی عثمانی بینکوں کے فرائض کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بینک سے لوگ درج ذیل تین طرح کے قرضے لیتے ہیں:

### اضافی اخراجات کی ادائیگی:

بینک لوگوں کو ان کی روزمرہ کے تجارتی ضروریات و اضافی اخراجات پورے کرنے کے لیے قرض فراہم کرتا ہے جس میں تنخواہوں یا بلوں کی ادائیگی کے لیے قرض لیا جاتا ہے۔

### تجارتی سامان یا خام مال کی خریداری:

بینک لوگوں کو ان کے کاروبار چلانے اور ان کے رواں اخراجات پورے کرنے کے لیے قرض فراہم کرتا ہے جس میں سامان تجارت یا خام مال وغیرہ خریدنے کے لیے قرض لیا جاتا ہے۔

### بڑے منصوبوں کی مالی امداد:

بینک بڑے بڑے منصوبوں کی مالی امداد کرنے کے لیے قرض فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ بینک سے بڑے پیمانے پر قرض لیا کرتے ہیں۔<sup>13</sup>

<sup>12</sup> ممتاز احمد سالک، سعدیہ گلزار، پاکستان میں اسلامی بینکاری کی کوششیں تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، (پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ ولیم 13-2012)، ص 151

Mumtaz Ahmad Salik, Sadia Gulzar, *Islamic Banking Efforts in Pakistan: A Historical and Analytical Study*, (Pakistan Journal of Islamic Research Vol. 13-2012), p. 151

<sup>13</sup> ممتاز احمد سالک، سعدیہ گلزار، پاکستان میں اسلامی بینکاری کی کوششیں تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، ص 117  
Mumtaz Ahmad Salik, Sadia Gulzar, *Islamic Banking Efforts in Pakistan: A Historical and Analytical Study*, 117

بینکوں کی دیگر وظائف کی تفصیل ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں جس کا خلاصہ درج ذیل ہے

قرضوں کی فراہمی کے علاوہ مشاورتی خدمات، سرمایہ کاری میں معاونت، لوگوں کی نقد رقوم کی حفاظت، براہ راست سرمایہ کاری، امانت خانوں (Lockers) کی فراہمی، کاروبار میں معاونت، وکیل کی حیثیت سے لوگوں کی جائیداد کا نظم و نسق چلانا، رقوم کی منتقلی، کسی کی جائیداد کا کرایہ وصول کرنا، ایل سی (Letter of Credit) کا اجراء، گارنٹی فراہم کرنا، کریڈٹ کارڈ کا اجراء بینکوں کے اہم وظائف میں شامل ہے۔ 14

### اسلامی بینکاری کو درپیش مسائل اور ان کا حل

اسلامی بینکاری کی ترقی کی رفتار بدستور مثبت ہے، مجموعی بینکاری کے مقابلے میں 50 فیصد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ملائیشیا، ایران، عراق اور سعودی عرب وہ ممالک ہیں جہاں بینکنگ کے شعبے میں اسلامی بینکاری کا غلبہ ہے اور ان کی معیشت ترقی کر رہی ہے۔ لیکن اسلامی بینکاری ابھی بھی مارکیٹ شیئر اور کلائنٹس (صارفین) کی تعداد کے لحاظ سے روایتی بینکنگ سسٹم (کمرشل بینکنگ) سے پیچھے ہے اس لیے اسے مارکیٹ لیڈر بننے کے لیے مزید محنت کرنا ہوگی۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسلامی بینکاری اور اس کے امکانات سے واقف نہیں ہیں۔ دنیا میں اس کی مقبولیت کے علاوہ، اسلامی بینکنگ انڈسٹری کو درپیش مسائل کی واضح طور پر نشاندہی کی جانی چاہیے تاکہ مالیاتی اداروں کے پالیسی ساز افراد ان مسائل کو جان سکیں اور ان کو مؤثر طریقے سے حل کر سکیں ذیل میں اسلامی بینکاری کو درپیش ان چند بڑے مسائل اور ان کا حل ذکر کیا جاتا ہے جن پر اسلامی بینکوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

### 1- اسلامی مالیات اور علوم جدیدہ کے ماہرین کی کمی:

اسلامی بینکاری کو درپیش مسائل میں سب سے پہلا اور بنیادی مسئلہ اسلامی بینکاری کے ماہرین کی کمی ہے عملی طور پر اسلامی بینکوں میں ایسے افراد کی کمی ہے جو احکام شریعہ اور جدید مالیاتی علوم میں یکساں مہارت رکھتے ہوں داود حسن لکھتے ہیں:

<sup>14</sup> ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات معیشت و تجارت، (لاہور، الفیصل ناشران و تاجر ان کتب، 2010)، ص 366-368

اسلامی بینکوں میں فقہ المعاملات المالیه کے ایسے ماہرین کا پایا جانا مشکل ہے جو اسلامی بینکوں کے ذریعے کیے جانے والے لین دین کی دیکھ بھال کر سکیں، اور اسی طرح علوم شریعہ کے ایسے ماہرین کی (بھی) کمی ہے جو جدید علوم سے واقفیت رکھتے ہوں نیز اسلامی بینکوں میں (اسلامی بینکنگ کے شعبہ سے وابستہ) پیشہ ور افراد کی نمایاں کمی ہے اس لیے ان اسلامی بینکوں کے ملازمین کے زیادہ تر تجربات روایتی بینکوں کے ہیں۔ اس لیے ایسے افراد کو تلاش کرنا آسان نہیں ہے جو احکام شریعہ اور بینکوں کے مالی معاملات کو یکجا کر سکیں۔ 15

چونکہ اسلامی بینکوں میں دونوں علوم (یعنی علوم شریعہ اور علوم جدیدہ) کے ماہرین کی کمی ہے اس لیے مجبوراً اسلامی بینک روایتی بینکوں کے ایسے ماہرین سے مدد لیتے ہیں جن کا اسلامی بینکاری میں کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ ا لھدیٰ لکھتے ہیں:

بینکنگ کے پہلوؤں میں قابلیت اور ماہرین کی کمی کی وجہ سے روایتی بینکوں سے آنے والے افراد کئی اسلامی بینکوں میں قائدانہ عہدے حاصل کر چکے ہیں۔<sup>16</sup>

روایتی بینکوں کے ماہرین کا اسلامی بینکوں میں ملازمت کرنا کار عیب نہیں مگر ان کا کلیدی عہدوں پر فائز ہونا ان پالیسیوں کے لیے موثر نہیں ہے جو اسلامی بینکاری کے لیے ضروری ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ایسے اہل علم اور ماہر افراد کا انتخاب کرنا چاہیے جو فقہی احکام اور بینکنگ لین دین کی نوعیت کا درست علم رکھتے ہوں۔ اسلامی بینکوں کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ وہ روایتی بینک کے تجربہ کار افراد کو جب اپنے بینک میں ملازمت دیں تو اسے شریعہ بورڈ کی نگرانی میں رکھیں تاکہ اسلامی بینک آزادانہ اپنی پالیسی بنا سکے۔ اسلامی بینکاری کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی بینکوں میں کام کرنے والے افراد کی تربیت کی جائے اور ان کی تربیت کے لیے اسلامی مالیات اور سائنسی مراکز کی تشکیل کرنی چاہیے اسی طرح اسلامی بینکوں کے اسلامی بورڈ انھیں فتویٰ جاری کرنے کے لیے ضروری وسائل مہیا کیے جائیں اس کی پیروی کی جائے۔

<sup>15</sup> حسن داود، الرقابة الشرعية في المصارف الإسلامية، (القاهرة: المعهد العالمي للفكر الإسلامي، 1996 م)، ج 1، ص 34.

Hassan Daoud, *Al-Rāqabāh al-ashahria fīl-mṣārf al-islāmī*, (Cairo, International Institute of Islamic Thought, 1996 AD), vol. 1, p. 34.

<sup>16</sup> عبدالرزاق رحیم الھدیٰ، المصارف الإسلامية بين النظرية والتطبيق، (عمان، دار أسامة، 1998 م)، ج 1، ص 663.

Abd al-Raziq Rahim al-Hiti, *Islamic banks between theory and practice*, (Amman, Dar Osama, 1998 AD), vol. 1, p. 663.

## 2- اسلامی بینکوں میں نگرانی کا فریم ورک اور قانون سازی:

اسلامی ملکوں میں شریعہ سپر وائزری بورڈز اور مرکزی بینکوں کی طرف سے اسلامی بینکوں میں نگرانی کا جو فریم ورک ہے وہ موثر نہیں ہے۔ موجودہ زمانے میں ایک موثر نگران فریم ورک کی کمی اسلامی بینکوں کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلامی بینکوں کی قانون سازی کا ڈھانچہ بھی مضبوط اور مستحکم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بینک کی پالیسی میں ایسے قوانین اور دفعات شامل کیے جاتے ہیں جو اسلامی بینکاری کے دائرہ کار کو محدود کرتے ہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ شریعہ سپر وائزری بورڈ کو مضبوط کیا جائے غلطیوں کا جائزہ لینے اور ان کی اصلاح اور جائز متبادل پیش کرنے میں شرعی نگرانی کے کردار پر زور دینا چاہیے۔ اسی طرح شریعہ سپر وائزری بورڈ کے کام میں آزادی ہونی چاہیے اور بینک کو کمیشن کے فیصلوں میں مداخلت یا اس پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے، بلکہ فتویٰ کے اجراء میں غیر جانبداری، آزادی اور معروضیت کا عنصر ہونا چاہیے۔ تمام اسلامی بینکوں میں شریعہ آڈیٹنگ بورڈ کے کردار کو فعال بنایا جائے۔

## 3- اثاثہ جات اور سرمائے کی کمی

اسلامی بینکاری میں گزشتہ پانچ سالوں میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے لیکن ابھی اس کے اثاثہ جات اور سرمائے کا حجم اتنا نہیں ہے کہ وہ روایتی بینکوں کے برابر اور ان سے زیادہ ہو۔ ضمیر اقبال اسلامی بینکاری کو درپیش اس مسئلے کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

Although Islamic banks have grown in numbers, the average size of their assets is still small compared to that of conventional banks.<sup>17</sup>

اگرچہ اسلامی بینکاری مجموعی طور پر ترقی کر چکی ہے لیکن اوسطاً اس کے اثاثہ جات روایتی بینکاری کے مقابلے میں کم ہیں۔ مثلاً روایتی بینکوں کے ڈیپازٹس 20 ہزار ارب سے زائد ہو چکے ہیں جب کہ اسلامی بینکوں کے ڈیپازٹس ابھی 5 ہزار ارب کے لگ بھگ ہیں بی بی سی کے مطابق:

"پاکستان میں کام کرنے والے بینکوں کے ڈیپازٹس سال 2020 کے اختتام پر سترہ ہزار ارب سے تجاوز کر گئے۔ اگر زیر جائزہ برس کا مقابلہ 2019 سے کیا جائے تو ڈیپازٹس کی تعداد میں 22 فیصد یا تین ہزار

<sup>17</sup> Zamir Iqbal, *Challenges Facing Islamic Financial Industry*, Journal of Islamic Economics, Banking and Finance, vol.2 ,p: 32

ارب روپے سے زیادہ کا اضافہ دیکھنے میں آیا جو پہلے ساڑھے چودہ ہزار ارب سے زائد تھے۔ ڈیپازٹس کی تعداد میں بڑھنے کا سلسلہ صرف گذشتہ برس تک محیط نہیں بلکہ ان میں کئی سالوں سے اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ 2016 میں بینکوں کے پاس ڈیپازٹس کی مالیت گیارہ ہزار ارب سے کچھ زائد تھی جو 2017 میں بارہ ہزار ارب سے تجاوز کر گئی۔ یہ اضافہ دس فیصد تھا۔ اس سے اگلے سال یعنی 2018 میں ڈیپازٹس تیرہ ہزار ارب سے تجاوز کر گئے جو 2019 میں بڑھ کر ساڑھے چودہ ہزار ارب سے تجاوز کر گئے اور 2020 میں ساڑھے سترہ ہزار سے اوپر چلے گئے۔" 18-

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی بینکوں کا سرمایہ روایتی بینکوں سے بہت کم ہے اور اسے مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

#### 4- شریعہ نگران بورڈ کا محدود دائرہ کار

شریعی بورڈ سے مراد ماہرین شریعت کی ایک ایسی کمیٹی جو کسی بھی ادارے کے تجارتی امور کی شرعی نگرانی کرے۔ نیز شرعی لحاظ سے ان کو جو مسائل درپیش ہوتے ہیں، اس بارے غور کر کے ان کا حل نکالتے ہیں۔ اسلامی بینکاری کی درپیش مسائل میں ایک اہم مسئلہ نگران شریعی بورڈ کے اختیار کا محدود دائرہ کار ہے کیونکہ ان بورڈز کا کردار فتاویٰ جات اور پروڈکٹس کی رہنمائی تک ہے داود حسن لکھتے ہیں:

(شریعی نگران بورڈ) عملی طور پر بینک کو پیش آنے والی غلطیوں کو درست نہیں کرتا وہ صرف ایک متبادل پیش کرتے ہیں اس طرح یہ بورڈ یہ صرف ایک جہت پر کام کرنے والا آلہ بن جاتا ہے جو باقی مالی معاملات کی تکمیل کرتا ہے اور عامۃ الناس کے سامنے بینک کے اسلامی کردار اور اس کی شبیہ کو بہتر بنانے کا کام کرتا ہے جب کہ لین دین کے حوالے سے ہونے والی غفلت اور قانونی اعتبار سے معاملات کی طرف اس کی توجہ نہیں ہوتی۔ 19-

<sup>18</sup> <https://www.bbc.com/urdu/pakistan-55966937>

<sup>19</sup> حسن داود، الرقابة الشرعية في المصارف الإسلامية، (القاهرة، المعهد العالمي للفكر الإسلامي، 1996 م)، ج 1، ص 36  
Hassan Daoud, *Al-Rāqabāh al-ashahria fīl-mṣārf al-islāmī*, (Cairo, International Institute of Islamic Thought, 1996 AD), vol. 1, p. 36

"شریعیہ بورڈ یا شریعیہ ایڈوائزر (شرعی مشیر) کا تصور کوئی نیا تصور نہیں ہے، بلکہ سلف صالحین کے زمانے سے یہ تصور چلتا آ رہا ہے۔ اگرچہ اس وقت معاملات اتنے پیچیدہ نہیں تھے، لیکن پھر بھی شریعیہ ایڈوائزر کی ضرورت سمجھی جاتی تھی آج کل تو تجارتی مسائل اتنے پیچیدہ ہو گئے ہیں کہ ان کو سمجھنے کے لیے ماہرین شریعت، جیڈ علمائے کرام کی ایک مکمل ٹیم کی ضرورت ہے، تاکہ اجتماعی غور و خوض سے معاملات کو حل کرنا آسان ہو۔ لیکن یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ جتنے بھی اسلامی مالیاتی ادارے ہیں، اسلامی بینکوں سمیت، صرف نام کی حد تک اسلامی نہیں ہونے چاہیے، بلکہ حقیقی معنوں میں ان کے تمام معاملات اسلامی اصولوں کے مطابق ہونے چاہیں۔ نیز شریعیہ بورڈ کا کردار صرف وعظ و نصیحت کی حد تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انہیں ادارے کے تمام معاملات عملی طور پر ملاحظہ کرنے چاہیے جو شرعی اصولوں کے خلاف ہوں۔ ان کی تصحیح کی کوشش کرے اور ان کو جوئے، پیچیدہ اور جدید مسائل درپیش ہوں، ان کے بارے میں اجتماعی غور کرے تاکہ ان اداروں کی جملہ ضروریات کو شرعی اصولوں کے مطابق پورا کیا جاسکے۔"

### 5- شریعیہ بورڈز کی کثرت اور متضاد قانونی آراء

ایک ہی ملک میں مختلف اسلامی بینکوں کے الگ الگ شرعی بورڈز ہیں اور ہر بینک کے شریعیہ بورڈز کے اپنے معیارات اور قانونی آراء ہیں شریعیہ بورڈز کی یہ کثرت بھی اسلامی بینکاری کا بڑا مسئلہ ہے طارق خالد لکھتے ہیں:

جب ہر اسلامی بینک کا اپنا شریعیہ بورڈ ہو گا تو اس سے بعض فتاویٰ جات اور قانونی آراء میں تضادات پیدا ہوں گے اور اس کا سبب شاید یہ ہے کہ (مالی معاملات کے معیارات بنانے والے) اداروں کے معیارات اور فیصلوں میں اختلاف کا پایا جانا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کسی مالی معاملے کے شرعی مسئلے کے حوالے سے ایک بورڈ کی رائے سخت اور شدید ہو اور دوسرے بورڈ کی رائے میں نرمی ہو یا پھر نصوص کے فہم کا اختلاف پایا جاتا ہو اس لیے شریعیہ بورڈز کے ارکان کے مابین بھی مختلف نقطہ نظر پایا جاتا ہے۔ 20

20 "طارق خالد المسفر، ہیئات الرقابة الشرعية خارج دائرة الشك إعلان الحق الواجب، مجلة المستثمرين، العدد 24، (الأردن،

هيئات الرقابة في المصارف الإسلامية، 2006) ج 5 ص 26

Tariq Khaled Al-Musfer, Sharia Hayyat Alraqabat Alshareiat kharij dayirat alshaki 'ielan alhaqi alwajib, Investors Magazine, No. 24, (Jordan, Supervisory Bodies in Islamic Banks, 2006) vol.5, p.26

اس مسئلے کو ہم اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ اسلامی مالیاتی اداروں اور بینکوں میں بیع العینہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ بینک جو ایونی کے شرعی معیارات کی پیروی کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے اور اس مسئلے میں ایونی شرعیہ معیارات نے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی رائے سے استفادہ کیا ہے ان دونوں ائمہ نے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک سود کا حیلہ ہے جب کا انڈونیشیا میں اسلامی بینک اس بیع کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ امام شافعی کی رائے کو اختیار کرتے ہیں اور امام شافعی کے نزدیک یہ بیع جائز ہے۔

شرعیہ بورڈ کے اداروں کو چاہیے کہ وہ اتحاد و یکسانیت کی طرف سفر کریں۔ مختلف اسلامی ممالک کے اسلامی بینکوں کے بورڈز باہمی گفت و شنید سے ایسے معیارات کی طرف آئیں جن کے فتاویٰ جات میں بہت حد تک مماثلت ہو۔ نیز شرعیہ بورڈ کے ارکان میں بہت سی شرائط اور خوبیوں کا پورا ہونا ضروری ہے جیسا کہ اخلاق، دیانت، اخلاص، خلوص، ذمہ داری سے محبت شامل کرنا ہے۔

## 6۔ سرپلس اور لیکویڈٹی Liquidity کی کمی

لیکویڈٹی کی تعریف انوسٹوپیدیا میں ان الفاظ میں کی گئی ہے:

“Liquidity refers to the ease with which an asset, or security, can be converted into ready cash without affecting its market price. Cash is the most liquid of assets, while tangible items are less liquid”.<sup>21</sup>

لیکویڈٹی سے مراد وہ آسانی ہے جس کے ساتھ کسی اثاثہ یا سیوریٹی کو اس کی مارکیٹ کی قیمت کو متاثر کیے بغیر تیار نقدی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ نقد اثاثہ جات میں یہ تبدیلی سب سے آسان ہے جب کہ ٹھوس اشیاء (جیسے گھر، گاڑی، زمین وغیرہ) میں یہ نسبتاً کم ہے۔

سرپلس اور لیکویڈٹی کے خسارے کا مسئلہ بھی اسلامی بینکاری میں موجود ہے اور یہ اپنے آپ میں ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ کچھ اسلامی بینکوں میں ضرورت سے زیادہ لیکویڈٹی کی صورت میں یہ چیلنج ہے کہ بینکوں کو یہ نہیں معلوم کہ اس زائد رقم کو کہاں اور کس مارکیٹ میں استعمال کرنا ہے اور اس سے سرمایہ کاری کرنی ہے ان کے بینکوں کے پاس صرف دو آپشن ہیں یا تو رقم کو بغیر سود کے مرکزی بینک کے والٹ میں رکھ دیں یا

<sup>21</sup> [https://www.investopedia.com/terms/l/liquidity.dated 26-04-2022](https://www.investopedia.com/terms/l/liquidity.dated%2026-04-2022)

اس کے کچھ حصے کو غیر ملکی کرنسی میں تبدیل کر لیں۔ جب کہ روایتی بینکوں کو یہ مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔ محمد ایوب لکھتے ہیں:

"سیالیت کی اصطلاح کا مطلب ہے بینکوں کے لیے نقدی کی ضرورت پڑنے پر متعلقہ اثاثوں کو فروخت کر کے رقم وصولی کا امکان یا سہولت چونکہ مرابحہ کی بنیاد پر فروخت کی قابل وصولی رقم اس طرح فروخت نہیں کی جاسکتی جیسے سودی بینکاری میں قرضے کے وثیقہ جات فروخت کیے جاتے ہیں اس لیے انہیں اسلامی بینکوں کے غیر سیال اثاثے سمجھا جاتا ہے یہ بات بیع سلم اور بیع استئذان کے لیے بھی درست ہے۔" 22

## 7۔ انتظامی مسائل

بہت سے اسلامی بینکوں کے کام کی نوعیت روایتی بینکوں سے مطابقت رکھتی ہے اور اس کی وجہ اسلامی بینکوں کے کام کی نوعیت کو کنٹرول کرنے والی اتھارٹی اور قانون سازی اسلامی بینکوں کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی عطیہ سید فیاض لکھتے ہیں:

بہت سے ممالک میں اسلامی بینکوں کے کام کی نوعیت روایتی بینکوں کے کام سے کسی حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ اس بات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ ان بینکوں کے کام کی نوعیت کو کنٹرول کرنے والی ریگولیٹری قانون سازی روایتی بینک کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے نہ کہ خصوصی طور پر اسلامی بینک کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے علاوہ ازیں اسلامی بینکاری کے لیے مخصوص قانون سازی کی عدم موجودگی بھی پائی جاتی ہے جو اس بینک کے کام کی نوعیت کو سمجھے۔ سیاسی، اقتصادی اور سماجی شعبوں میں اسلامی دنیا پر حکومت کرنے والے نظاموں نے اسلامی بینکوں کو مناسب طریقے سے محروم کر دیا ہے۔ اگر ایک مخصوص ریگولیٹری اتھارٹی کا وجود ہو جو کام کی نگرانی کرتا ہے (بینک کی) کارکردگی کو کنٹرول کرتا ہے، اور ٹیڑھی کو درست کرتا ہے، اس طرح پیداوار میں اضافہ،

22 محمد ایوب، اسلامی مالیات، (اسلام آباد، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، 2010ء)، ص 105

Muhammad Ayoub, Islamic Finance, (Islamabad, Rafah Newspaper, Your Islam Business, Rafaa News Agency, 2010), p. 105

آمدنی کی سطح میں اضافہ، اور اسلامی بینکوں کو نفاست اور ترقی کی طرف لے جانے میں سب سے بڑا کردار اس (اتھارٹی) کا ہوتا ہے۔ 123 سی طرح سرطاوی لکھتے ہیں:

اسلامی بینک کی انتظامیہ کو اتھارٹی کے ساتھ کام میں بھی مسائل درپیش ہیں کیونکہ اسلامی بینک کی انتظامیہ اس پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہے اور بعض اوقات (کسی بینکاری امور کی انجام دہی) کے لیے مناسب فتویٰ جاری کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ تو حقیقت کے برعکس سوال پیدا کر دیا جاتا ہے۔ 24

## 8۔ عالمگیریت کے اسلامی بینکوں پر اثرات

سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے پوری دنیا میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں آج پوری دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ایسے میں تجارت کو آزاد ہونا چاہیے۔ آزادانہ نقل و حرکت ہونی چاہیے لیکن حالات اس کے برعکس ہیں ابو یحییٰ لکھتے ہیں:

یہ اسلامی بینکوں کو درپیش عصری اور بڑے چیلنجوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، اور عالمگیریت کا مطلب ہے: نیا عالمی نظام جو سائنسی اور تکنیکی اختراعات اور موصلاتی انقلاب پر مبنی ہے، تاکہ قوموں، لوگوں اور ریاستوں کے درمیان رکاوٹیں اور سرحدیں ختم ہو جائیں، اور دنیا ایک گلوبل ویلج کی طرح بن جاتی ہے۔ آزادی تجارت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے معاملے میں ملکوں کے درمیان کیا ہونا چاہیے تاکہ سامان اور سرمائے کی آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت دی جاسکے، لیکن یہ اصطلاح اس اقتصادی جہت سے آگے نکل گئی ہے اور زندگی کے تمام مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔ 25

<sup>23</sup> عطیة السيد فياض، الرقابة الشرعية والتحديات المعاصرة للبنوك الإسلامية، (جامعة أم القرى المؤتمر العالمي الثالث للاقتصاد الإسلامي)

Attia Al-Sayed Fayadh, *Al-Rāqabāh al-ashahria*, (Umm Al-Qura University, Third World Conference on Islamic Economy)

<sup>24</sup> فواد السرتاوي، التمويل الإسلامي ودور القطاع الخاص، (عمان دار المسيرة، 1999م)، ج 1، ص 90.  
Fouad Al-Sartawi, *Islamic finance and the role of the private sector*, (Amman Dar Al-Masira, 1999), vol. 1, p. 90.

<sup>25</sup> محمد أبو يحيى، الثقافة الإسلامية ثقافة المسلم وتحديات العصر، (عمان الأردن دار المنارحج، 2006م)، ص 6، ص 265.  
Muhammad Abu Yahya, (Amman, Jordan, Dar al-Manaraj), (2006 AD), 6th edition, p. 265.

## 9- مرکزی بینک کی پالیسی

بہت سے اسلامی ملکوں میں مرکزی بینک نے اسلامی بینکوں کی تسلیم نہیں کیا اور اس کی بنیادی وجہ روایتی بینکاری کے قوانین اور انتظام ہیں مرکزی بینک اور اسلامی بینکوں کے مابین اس خلیج کے بارے میں صادق لکھتے ہیں:

زیادہ تر ممالک جن میں مرکزی بینک کام کرتے ہیں، مرکزی بینکوں اور اسلامی بینکوں کی پالیسی کے درمیان مستقل اختلاف پایا ہے کیونکہ زیادہ تر تجارتی اور بینکاری قوانین عرب اور اسلامی ممالک میں روایتی بینکوں کے طرز کے مطابق قائم کیے گئے ہیں، اور ان میں ایسی دفعات موجود ہیں جو اسلامی شریعت کی روح کے منافی ہیں اور اسلامی بینکوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ 26

## 10- اسلامی ممالک میں اسلامی بینکوں کی قلت

اسلامی بینکاری کے فروغ نہ پانے کی وجوہات اور مسائل میں سے ایک مسئلہ اسلامی بینکوں کی قلت بھی ہے احمد عبدالغنی لکھتے ہیں:

(اسلامی بینکوں کی قلت کا مسئلہ) مرکزی بینک کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے بینکنگ قوانین کے متن میں اسلامی بینکوں سے متعلق مسائل اور قوانین کا اندراج نہ کرے۔ 27

اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اندر اسلامی بینک اپنی برانچوں کی تعداد زیادہ کریں تاکہ وہ لوگ جو سود کی وجہ سے روایتی بینکوں سے قرضہ لینے سے اجتناب کرتے ہیں وہ اسلامی بینکوں کی طرف راغب ہوں گزشتہ دو سالوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکوں نے اس میں

<sup>26</sup> و. صادق راشد الشمری، أساسیات الصناعة المصرفية الإسلامية، (مطبعة العزة، أنشطتها والتطلعات المستقبلية، 2006 م)، ص 134.

Dr.. Sadiq Rashid Al-Shammari, *Asāsiaāt*, (Al-Ezza Press, its activities and future aspirations, 2006 AD), p. 134

<sup>27</sup> احمد عبدالغنی، التمويل الاسلامي وتحدياته، (مقال في جريدة المال المصرية 2014 م)، ص 23  
Ahmed Abdel-Ghani, *Al-Tamwil alislami wa tāhdiyātuhū*, (article in the Egyptian Al-Mal newspaper, 2014 AD), p. 23

خاطر خواہ ترقی کی ہے مگر روایتی بینکوں کے مقابلے میں یہ تعداد ابھی 25 فی صد ہے ذیل میں سال 2021 کے اعداد و شمار بیان کیے جاتے ہیں:

"بینک دولت پاکستان نے دسمبر 2021 کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے اپنے اسلامک بینکنگ پلیٹن میں بتایا کہ اسلامی بینکاری صنعت کے اثاثوں میں کیلنڈر سال 21 میں 30.6 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ ڈپازٹس اسی عرصے میں 24.2 فیصد بڑھے۔ اس مضبوط نمو کے نتیجے میں دسمبر 2021ء کے خاتمے پر اسلامی بینکاری اثاثوں اور ڈپازٹس کا حصہ مجموعی بینکاری صنعت میں بالترتیب 18.6 فیصد اور 19.4 فیصد بڑھ گیا۔ اسلامی بینکاری صنعت کے اثاثوں میں اضافہ نجی اور سرکاری شعبے دونوں کی مالکاری اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوا۔ 2021ء کے دوران اسلامی بینکاری صنعت کی جانب سے کی جانے والی مالکاری میں 716 ارب روپے (38.1 فیصد) کا اضافہ درج کیا گیا، جو ایک سال کے دوران اب تک کا سب سے زیادہ اضافہ بھی ہے۔ مزید برآں، 2021ء کے دوران حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ ملکی ریاستی صکوک کے باعث اسلامی بینکاری صنعت کی سرمایہ کاری میں 591 ارب روپے (46.9 فیصد) کا اضافہ ہوا۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، 2021 کے دوران اسلامی بینکاری صنعت کے کرنٹ ڈپازٹس اور سیونگ ڈپازٹس میں بالترتیب 441 ارب روپے اور 277 ارب روپے کا نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ڈپازٹس میں اضافے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ 2021ء کے دوران 500 نئی اسلامی بینکاری برانچوں کے اضافے سے ملک میں اسلامی بینکاری خدمات کی دستیابی میں اضافہ ہو گیا۔ اب 125 اضلاع میں برانچوں کی کل تعداد 3956 ہے، جو ملک بھر میں موجود کمرشل بینکوں کی کل برانچوں کی تعداد کا تقریباً 25 فیصد ہے۔" - 28

### خلاصہ بحث:

بینک اطالوی زبان کا لفظ ہے جسے انگریزی میں مستعار لیا گیا اور اس کا معنی ٹیبل یا ڈسک ہیں اور یہ ایک ایسے ادارے کا نام ہے جو لوگوں کی رقوم اپنے پاس جمع کرنے کے بعد سرمایہ کاری کر کے خود بھی نفع کماتا ہے اور ان کو بھی نفع دیتا ہے جن کی رقوم بینک نے اپنے پاس جمع کی تھیں۔ بینکاری کا ارتقاء اٹھارویں صدی کے صنعتی انقلاب کے بعد ہوا جب کہ اسلامی بینکاری کی ابتداء کے لیے کوششیں 1960 کے بعد ہوئی ہیں۔ عصر حاضر میں اسلامی بینکاری نے کافی ترقی کی مگر روایتی بینکوں کے مقابلے میں اس کا سرمایہ اور اثاثہ جات

<sup>28</sup> <https://urdu.app.com.pk/urdu/302354> accessed date 22-11-2022

ابھی کام ہیں۔ اسلامی بینکوں میں شرعی نگران بورڈز کو بہت سے چیلنجز اور رکاوٹوں کا سامنا ہے جو ان کے کام میں رکاوٹ ہیں، جن میں سے کچھ بینک کے اندر ہیں اور کچھ بینک کے باہر ہیں۔ اسلامی بینکوں کو علوم شرعیہ اور علوم جدیدہ میں یکساں مہارت رکھنے والے افراد کی کمی کا سامنا ہے۔ مختلف بینکوں کے شرعیہ بورڈ کے فیصلوں پر تیز رد عمل کا فقدان ہے اور یہ عمل نگران بورڈ کی اہمیت اور وقار کو کم کرتا ہے۔ نگران شرعیہ بورڈ کے اختیارات اور دائرہ کار محدود ہے۔ اور اسی طرح اسلامی ممالک میں کام کرنے والے اسلامی بینکوں میں شریعہ بورڈز کی کثیر تعداد اور ان کے متضاد شرعی آراء اور فتوے، قانونی حیثیت، تربیت یافتہ افراد کی کمی، اسلامی بینکوں کے بارے لوگوں کا عمومی نقطہ نظر اور اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کے درمیان فرق کی کمی بھی اسلامی بینکاری کے اہم مسائل ہیں۔ اسلامی بینکوں کے لیے حکومت کی کمزور حمایت اور سرمایہ کاری اور فنانشنگ میں ان پر انحصار کی کمی بھی اسلامی بینکوں کے مسائل میں سے ہے۔

### تجاویز و سفارشات:

1. بینکنگ کے کام کو فروغ دینے، ان کو درپیش مسائل اور چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرنے اور ان سے نمٹنے کے طریقے تلاش کرنے کے لیے شریعہ سپروائزر بورڈز کے درمیان کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے۔
  2. کانفرنسز اور ریسرچ جرنلز میں اسلامی بینکاری سے متعلقہ مواد کو شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔
  3. اسلامی بینکاری سے وابستہ افراد کے لیے مختلف کورسز کا اجراء کیا جائے جن میں اسلامی بینکاری اور مالیاتی امور سے متعلقہ نئے پیش آمدہ ابھرتے ہوئے مسائل اور ان کا شرعی حل تجویز کیا جائے۔ نیز وہ حالات و متغیرات جو فتاویٰ میں تبدیلی کا عث بنتے ہیں ان کے حقائق کو مقاصد شریعت کی روشنی میں سمجھا جائے۔
  4. اسلامی بینک جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کریں اور صارفین کے لیے انٹرنیٹ بینکنگ کو آسان بنایا جائے تاکہ عامۃ الناس کی اکثریت کے اسے استعمال کرنا ممکن ہو۔
- مرکزی بینک اسلامی بینکوں سے متعلق اپنی پالیسی کو اسلامی قوانین کی روشنی میں مرتب کرے تاکہ اسلامی بینک اس پالیسی کے مطابق کام کر سکیں۔



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License